وَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَآتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ

اور قایم کرو نماز اور دیا کرو زکوٰۃ اور جھکو ساتھ جھکنے والونکے

الاربعين

في

تاكيد اداء الصلوة الفريضة بالجماعة في المسجد

فرض نماز کو مسجد میں جماعت کے ساتھ ادا کرنیکے متعلق تاکیدی

احکام اور اوس کی متعلق چالیس احادیث

مصنفہ عالیجناب ابو البرکات مولوی محمد عُبید اللہ مولوی فاضل دام اللہ فیضہ

طبع في مطبع احمدية الواقع مغلپورہ حيدرآباد دكن

LIBRARY
MAR 28 1978
UNIVERSITY OF TORONTO
BP
178
U33

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی جعل الصلوٰۃ عماد الدین وفرض اقامۃ الصلوٰۃ المفروضۃ بالجماعۃ علی المسلمین والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمدن الذی اکد علیہا وواظب علیہا حتی اتاہ الیقین وعلی الہ وصحبہ الذین سلکوا منہجہ المبین۔

بعد حمد وصلوٰۃ کے اس امر کا معلوم ہونا ضرور ہے کہ جس نے کلمہ شہادت کو زبان سے ادا کیا ہو وہ اگرچہ زمرہ مسلمانوں میں گنا جائیگا لیکن پورا مسلمان وہی ہے جو ارکان اسلام کو جان و دل سے بجا لاتا ہو اور سچا غلام وہی ہے کہ جو اپنے مالک حقیقی کی پوری پوری اطاعت کرتا ہو اور بارگاہ احدیت میں پانچوں وقت حاضر رہتا ہو اور حکم خداوندی کے پہونچتے ہی فوراً اوسکی تعمیل میں سرگرم ہو بڑا افسوس اس کا ہمکو شب و روز آتا ہے کہ دنیوی حاجات اور دنیوی اغراض کے لئے ہم حاکمان مجازی کے پاس گھنٹوں دست بستہ کھڑے رہیں اور کہیں سے بھی دن بھر کی مشقت میں دو آنہ کے پیسے ملجانیکی امید ہو تو سارے دن اوسمیں غلطاں و پیچاں رہیں لیکن اپنے مالک حقیقی کو کہ جس نے انسان کو ہر طرح کی انعامات سے مالامال کیا ہو اوس کے ادائے حقوق سے ایسے غافل اور ایسے ناشکرگذار ہیں کہ نماز پنجگانہ تو کجا ایک وقت کی نماز بھی جماعت سے مسجد میں نہ ادا کریں اگرچہ نماز تنہا پڑھنے سے بھی ادا ہو جاتی ہے لیکن جب حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم تاکیدی جماعت سے ادا کرنے کا ہے تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ حکم خداوندی اور سنت تاکیدیہ نبوی کو چھوڑکر گھروں میں الگ الگ نماز پڑہی جاوے اور مساجد کو جماعت سے آباد نکرکے ویران رکھا جائے اور جو کچھ ثواب مسجد میں جماعت سے نماز ادا کرنیکا ہے اوسکو مفت کھو دیا جائے اس لئے ہم اس رسالہ میں آیات قرآنی اور احادیث نبوی سے جماعت اور مساجد کی فضیلت کا ذکر کئے دیتے ہیں اور بعد اوسکے سلف و خلف کے چند اقوال بھی نقل کئے دیتے ہیں جن سے ناظرین خود انصاف کرلیں گے کہ ہم کہاں تک احکام خداوندی کی تعمیل کر رہے ہیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات مبارک کے کہاں تک پیروی ہم سے کیجا رہی ہے آیا ہم اس سنت نبوی پر عمل کرکے حضور کو راضی کر رہے ہیں یا ترک

جماعت سے ناراض کر رہے ہیں وَمَا تَوْفِيْقِيْ وَاعْتِصَامِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ۔

آیات قرآنی جن سے جماعت کا تاکیدی حکم نکلتا ہے

۱- وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ۔ بقرہ ۵ ع

اور نماز پڑھا کرو اور زکوٰۃ دیا کرو اور جو لوگ (ہمارے حضور میں بوقت ادائے نماز) جھکتے ہیں تم بھی جھکا کرو۔

۲- يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔ حج ع

اے ایماندارو خدا کی جناب میں رکوع اور سجدہ کرو اور اپنے پروردگار کی عبادت کرو اور نیکی کرتے رہو تاکہ تم مراد کو پہونچو

۳- وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا يَرْكَعُوْنَ۔ مرسلات ۵ ع

قیامت کے دن جھٹلانے والوں کی تباہی ہے اور جب اون لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ نماز میں خدا کے آگے جھکو نہیں جھکتے۔

۴- وَاَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ۔ اعراف ۳ ع

جس مسجد میں نماز کا وقت آجاوے وہیں نماز قبلے کیطرف منہ کر کے پڑھو اور خالصاً اوسی کو پکارو۔

۵- يٰبَنِيْۤ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ (اعراف ۴ ع)

اے اولاد آدم مسجد میں جاتے وقت اپنی تئیں آراستہ کر لیا کرو۔

۶- حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ۔ بقرہ ۳۱ ع

مسلمانو تمام نمازوں کا اور خصوصاً بیچ کی نماز کا ضرور لحاظ رکھو اور اوسکی محافظت کرو اور اللہ کے آگے نماز میں ادب سے کھڑے رہو

۷- وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ۔ مومنون ع

جو لوگ اپنی نمازوں کے پابند ہیں وہی لوگ بہشت بریں کے وارث ہیں کہ جو اوسمیں ہمیشہ رہینگے

۸- اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ۔ توبہ ع

اللہ کی مسجدوں کو وہی آباد کرتا ہے جو اللہ اور آخرت پر ایمان لایا اور نماز پڑھتا رہا اور زکوٰۃ دیتا رہا اور خدا کے سوا کسی سے نہیں ڈرا۔

۹- فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ اِنَّ

پھر جب تم نماز پوری کر چکو تو اوسکے بعد کھڑے اور بیٹھے اللہ کی یاد میں لگے رہو پھر جب تمکو اطمینان ہو جاے

اَلصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا۔ النساء ع
وَقَالَ اللّٰہُ اِنِّیْ مَعَکُمْ لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوۃَ
وَاٰتَیْتُمُ الزَّکٰوۃَ۔ مائدہ ع
اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتْ قُلُوْبُہُمْ
وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْہِمْ اٰیٰتُہٗ زَادَتْہُمْ اِیْمَانًا وَّعَلٰی
رَبِّہِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا
رَزَقْنٰہُمْ یُنْفِقُوْنَ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ
حَقًّا لَہُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّہِمْ وَمَغْفِرَۃٌ وَّرِزْقٌ
کَرِیْمٌ۔ انفال ع

فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِہِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوۃَ وَاتَّبَعُوا
الشَّہَوٰتِ فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا۔ مریم ع
وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ
حُنَفَآءَ وَیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوا الزَّکٰوۃَ
وَذٰلِکَ دِیْنُ الْقَیِّمَۃِ بینہ ع
فِیْ بُیُوْتٍ اَذِنَ اللّٰہُ اَنْ تُرْفَعَ وَیُذْکَرَ فِیْہَا اسْمُہٗ
یُسَبِّحُ لَہٗ فِیْہَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ رِجَالٌ
لَّا تُلْہِیْہِمْ تِجَارَۃٌ وَّلَا بَیْعٌ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ وَ
اِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَآءِ الزَّکٰوۃِ یَخَافُوْنَ
یَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِیْہِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ
نور ع ۵

تو نماز پڑھو کیونکہ مسلمانوں پر نماز بقید وقت فرض ہے۔
اور اللہ تعالے نے بنی اسرائیل سے بھی عہد لیا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں یعنی تمہاری مدد کرونگا اگر تم نماز کو درستگی سے ادا کروگے اور زکوۃ دیا کروگے
ایماندار تو وہی ہیں کہ جب اللہ کا نام لیا جاتا ہے تو اونکے دل ہل جاتے ہیں اور جب اونکو اوسکی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو اونکے ایمان کو اور بڑھا دیتی ہیں اور ہر حال میں اپنے مالک پر بھروسہ رکھتے ہیں جو لوگ نماز کو درستگی سے ادا کرتے ہیں اور ہم نے جو کچھ دیا ہے اوسمیں سے خرچ کرتے ہیں یہی لوگ پکے ایماندار ہیں اونکے لئے اونکے مالک کے پاس درجے اور مراتب ہیں اور اونکے گناہوں کی بخشش اور عزت کی روزی۔
پھر اونکے بعد نالایق پیدا ہوئے کہ جنھوں نے نماز کو ضایع کیا اور دنیا کی مزوں میں لگ گئے تو اونکی گمراہی ضرور اونکے سامنے آئیگی۔
حالانکہ اہل کتاب کو (خود اونکی کتاب میں) یہی حکم ہوا تھا کہ اللہ کو پوجیں ایک طرف کے ہو کر خالصًا اوسی کی بندگی کریں اور یہی دین ٹھیک ہے۔
یہ طاق اون گھروں میں ہے جنکی تعظیم کرنیکا اللہ تعالے نے حکم دیا ہے اور اونمیں اللہ کا نام صبح شام جپا جاتا ہے اللہ کی تسبیح (اون گھروں میں) وہ لوگ کر رہے ہیں کہ جن کو سوداگری اور مول تول اللہ کی یاد سے اور نماز کو درستگی کے ساتھ ادا کرنے سے غافل نہیں کرتی وہ اوس دن سے ڈرتے ہیں کہ جس دن مارے ڈر کے دل اور آنکھیں الٹ جائینگی

مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ
وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ وَكُنَّا نَخُوضُ
مَعَ الْخَائِضِينَ ۔ مدثر ع۵

گناہ گاروں سے پوچھ ہوگی کہ تم دوزخ میں کیوں پڑے
وہ جواب دیں گے کہ ہم دنیا میں نماز نہیں پڑھتے تھے اور محتاج کو
کھانا نہیں کھلاتے تھے اور بکواسیوں کے ساتھ ہم بھی بکواس کرتے تھے

مُنِيبِينَ إِلَيْهِ وَاتَّقُوهُ وَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا
تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ
وَكَانُوا شِيَعًا كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ
فَرِحُونَ ۔ مومنون ع۴

اوسی ایک خدا کی طرف رجوع ہو اور اوسی سے ڈرتے رہو اور نماز کو
درستگی سے ادا کرتے رہو اور شرک کرنیوالوں میں شریک ہو کہ
جنھوں نے اپنے دین میں پھوٹ ڈالی اور کئی گروہ ہو گئے اور پھر
ہر گروہ اپنے جھوٹے اعتقاد پر خوشی سے پھولے ہوے ہیں

وَالَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ وَأَقَامُوا
الصَّلٰوةَ وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ
وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ ۔
شوریٰ ع۴

اور جو اپنے مالک کا حکم مانتے ہیں اور نماز کو درستگی کیساتھ
ٹھیک وقت پر جماعت سے ادا کرتے ہیں اور اونکا کام
آپس کے صلاح اور مشورے سے چلتا ہے اور جو مال و متاع
ہم نے دیا ہے اوس میں سے وہ خرچ کرتے ہیں ۔

جماعت سے نماز ادا کرنے اور مساجد کی فضیلت کے متعلق احادیث

صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلٰوةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ
وَعِشْرِينَ دَرَجَةً (خ ابی سعید)

جماعت سے نماز پڑھنا الگ نماز پڑھنے سے ستائیس
درجہ ثواب میں بڑھکر ہے ۔

اِثْنَانِ فَمَا فَوْقَهُمَا جَمَاعَةٌ (ہ ابی موسیٰ)

دو یا دو سے زیادہ جماعت کا حکم رکھتے ہیں ۔

إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ (م ابی ہریرۃ)

جب نماز کی تکبیر کہی جائے تو نماز فرض کے سوا اور کوئی نماز نہیں ہے

مَنْ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ فَهُوَ فِي
الصَّلٰوةِ مَا لَمْ يُحْدِثْ (حم سہل بن سعید)

جو شخص مسجد میں جماعت سے نماز پڑھنے کی انتظار میں
ہوتا ہے وہ نماز ہی میں ہے جب تک بے وضو نہ ہو ۔

إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ حَتَّى يَنْصَرِفَ
كُتِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ ۔

جو شخص امام کیساتھ نماز پڑھتا ہے اور امام کے ٹھیرنے تک
ٹھیرا رہتا ہے اوسکے لئے رات بھر عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے ۔

بَشِّرِ الْمَشَّائِيْنَ فِي الظُّلَمِ بِالنُّوْرِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ - (د بریدہ)

اندھیری راتون مین مسجدونمیں جانیوالونکو بشارت دیدو کہ قیامت کے دن اونکو پورا نور ملیگا۔

مَنْ غَدَا اِلَى الْمَسْجِدِ وَرَاحَ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهٗ نُزُلًا فِي الْجَنَّةِ كُلَّمَا غَدَا وَرَاحَ - (ق ابن ہریرۃ)

جو شخص مسجد میں صبح بھی جاتا ہے اور شام بھی اللہ تعالے اوسکی مہمانی جنت میں صبح و شام مہیا کرتا ہے۔

يَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ - (ت ابن عباس)

اللہ تعالی کا ہاتھ جماعت پر ہے۔

اَلْجَمَاعَةُ رَاحَةٌ وَالْفُرْقَةُ عَذَابٌ (د نعمان بن بشیر)

جماعت (ایکا) رحمت ہے اور پھوٹ عذاب ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ يَسْتَحْيِيْ مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا صَلّٰى فِيْ جَمَاعَةٍ ثُمَّ سَاَلَ حَاجَتَهٗ اَنْ يَّنْصَرِفَ حَتّٰى يَقْضِيَهَا - (ابی سعید ابن نجار)

جو بندہ جماعت سے نماز پڑھتا ہے پھر اللہ سے اپنی حاجت مانگتا ہے جب تک اللہ اوسکی حاجت پورا نہ کرے اوسکی واپس جانے سے شرماتا ہے۔

اِنَّ اٰثَارَكُمْ تُكْتَبُ (ت ابن سعید)

اِنَّ لَكُمْ بِكُلِّ خُطْوَةٍ دَرَجَةً - (م جابر)

مسجدون تک جانیوالونکے نشان قدم لکھے جاتے ہیں جماعت سے نماز پڑھنے کیلئے جانے والون کے ہر ایک قدم پر ایک درجہ ہے۔

اَلْاَبْعَدُ فَالْاَبْعَدُ مِنَ الْمَسْجِدِ اَعْظَمُ اَجْرًا (د ابو ہریرۃ)

سب سے بڑا ثواب اوسکے لیے ہے جسکا مکان مسجد سے دور ہے اور پھر وہ جس کا مکان اور دور ہے۔

يَا بَنِيْ سَلِمَةَ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ اٰثَارُكُمْ - (م جابر)

جب بنی سلمہ چاہے کہ مسجد کے قریب آرہیں تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بنی سلمہ اپنے گھرون ہی میں رہو تمہارے قدم لکھے جاتے ہیں یعنی جتنے دور سے تم مسجد میں آتے ہو اوس کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

۱۵

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ هَمَمْتُ بِاَنْ اٰمُرَ فِتْيَتِيْ فَيَجْمَعُوْا حُزَمًا مِنْ حَطَبٍ ثُمَّ اٰتِيَ قَوْمًا يُصَلُّوْنَ فِيْ بُيُوْتِهِمْ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے قصد کیا اپنے جوانونکو لکڑیان جمع کرنیکا حکم دون پھر میں اون لوگونکے پاس آؤن جو بغیر عذر کے

لَيۡسَتۡ لَهُمۡ عِلَّةٌ فَاُحَرِّقُهَا عَلَيۡهِمۡ (رواہ ابوداؤد)

اپنے گھروں میں نماز پڑھ لیا کرتے ہیں اونکے گھروں کو جلا دوں۔

عَنۡ عَبۡدِ اللهِ بۡنِ مَسۡعُوۡدٍ قَالَ حَافِظُوۡا عَلٰى هٰؤُلَآءِ الصَّلٰوةِ الۡخَمۡسِ حَيۡثُ يُنَادٰى بِهِنَّ فَاِنَّهُنَّ مِنۡ سُنَنِ الۡهُدٰى وَاِنَّ اللهَ شَرَعَ لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ سُنَنَ الۡهُدٰى وَلَقَدۡ رَاَيۡتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنۡهَا اِلَّا مُنَافِقٌ بَيِّنُ النِّفَاقِ وَلَقَدۡ رَاَيۡتُنَا وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيُهَادٰى بَيۡنَ الرَّجُلَيۡنِ حَتّٰى يُقَامَ فِي الصَّفِّ وَمَا مِنۡكُمۡ مِنۡ اَحَدٍ اِلَّا وَلَهٗ مَسۡجِدٌ فِيۡ بَيۡتِهٖ وَلَوۡ صَلَّيۡتُمۡ فِيۡ بُيُوۡتِكُمۡ وَتَرَكۡتُمۡ مَسَاجِدَكُمۡ تَرَكۡتُمۡ سُنَّةَ نَبِيِّكُمۡ وَلَوۡ تَرَكۡتُمۡ سُنَّةَ نَبِيِّكُمۡ لَكَفَرۡتُمۡ۔ (مشكوة)

عبداللہ بن مسعود نے کہا اذان ہوتی ہی ان پانچ نمازوں کی حفاظت کرو کیونکہ یہ نمازیں ہدایت کی راہیں ہیں اور اللہ تعالی نے ہدایت کی راہوں کو نبی کیلئے مقرر کیا ہے۔ ہمتو یہ دیکھتے تھے کہ جماعت میں وہی غیر حاضر ہوتا تھا جو منافق ہوتا کہ جسکا نفاق کھلم کھلا ہوتا اور ہم یہ بھی دیکھتے تھے کہ بعض بیمار آدمی کو بوجہ اوسکی بیماری کے ٹیکہ دیتے ہوئے لاتے تھے اور اوسکو صف میں کھڑا کر دیتے تھے اور تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جسکی مسجد اوسکے گھر میں نہ ہو لیکن اگر تم گھروں میں نماز پڑھا کرو اور مسجدونکو چھوڑ دوگے تو تم اپنے نبی کی طریقہ کو چھوڑ دوگے اور جب تم نبی کے طریقہ کو چھوڑ دوگے تو تم کافر ہو جاؤگے یعنی کافروں کا سا حال تمہارا ہی ہو جاویگا (جیسے اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے کچھ کام نہیں ویسے ہی تم بھی ہو جاؤگے اس حدیث سے جماعت کی بڑی تاکید ثابت ہوی۔

عَنۡ اُبَيِّ بۡنِ كَعۡبٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوۡلُ اللهِ صلعم يَوۡمَ الصُّبۡحِ فَقَالَ اَشَاهِدٌ فُلَانٌ قَالُوۡا لَا قَالَ اَشَاهِدٌ فُلَانٌ قَالُوۡا لَا قَالَ اِنَّ هَاتَيۡنِ الصَّلٰوتَيۡنِ اَثۡقَلُ الصَّلٰوةِ عَلَى الۡمُنَافِقِيۡنَ وَلَوۡ تَعۡلَمُوۡنَ مَا فِيۡهِمَا لَاَتَيۡتُمُوۡهُمَا وَلَوۡ حَبۡوًا عَلَى الرُّكَبِ وَاِنَّ الصَّفَّ الۡاَوَّلَ عَلٰى مِثۡلِ صَفِّ الۡمَلٰٓئِكَةِ وَلَوۡ عَلِمۡتُمۡ مَا فَضِيۡلَتُهٗ لَابۡتَدَرۡتُمُوۡهُ وَاِنَّ صَلٰوةَ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلِ اَزۡكٰى مِنۡ صَلٰوتِهٖ وَحۡدَهٗ وَصَلٰوتُهٗ مَعَ

ابی بن کعب ؓ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز پڑھائی پھر آپنے فرمایا کیا فلان شخص حاضر ہے صحابہ نے کہا نہیں پھر فرمایا کیا فلان شخص حاضر ہے صحابہ نے کہا نہیں پھر آپنے فرمایا تحقیق یہ دو نمازیں یعنی فجر اور عشا منافقوں پر بہت بھاری ہوتی ہیں اگر تم جانتے کہ ان دونوں نمازوں میں کیا کچھ ثواب ہے تو گھٹنوں کے بل چلتے ہوئے آتے اور تحقیق پہلی صف مثل فرشتوں کے صف کے ہے یعنی ثواب میں اور اگر تم جانتے

الرَّجُلَيْنِ اَزْكٰى مِنْ صَلٰوتِهٖ مَعَ الرَّجُلِ وَمَا كَثُرَ فَهُوَ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ (مشکوٰۃ)

کہ کسقدر ثواب ہی نماز عشا اور صبح کو جماعت سے ادا کرنے کا تو البتہ تم جلدی کرتے اوسکی ادا کرنے میں اور اکیلے نماز پڑہنے سے دوسرے آدمی کیساتھ نماز پڑہنا افضل ہی اور دو آدمیون کی ساتھ نماز پڑہنا افضل ہی ایک آدمی کیساتھ نماز پڑہنے سے اور جسقدر جماعت کثیر ہوگی اوسی قدر اللہ تعالی کو پسند ہے۔

مَنْ صَلّٰى لِلّٰهِ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا فِيْ جَمَاعَةٍ يُدْرِكُ التَّكْبِيْرَةَ الْاُوْلٰى كُتِبَ لَهٗ بَرَاءَتَانِ بَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ وَبَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ۔ (ت انس)

جو شخص چالیس دن نماز جماعت سے پڑہے اس طرح پر کہ تکبیر اولی فوت نہو تو اللہ تعالے اوسکے لیے دو براءتین لکھیگا ایک نفاق سے بچ جائیگا دوسری آگ سے

اَلْاِثْنَانِ جَمَاعَةٌ وَالثَّلٰثَةُ جَمَاعَةٌ وَالْاَكْثَرُ فَهُوَ جَمَاعَةٌ۔ (ق انس)

دو آدمیوں سے بھی جماعت ہوتی ہی اور تین سے بھی جماعت ہوتی ہی اور کثیر سے بھی جماعت ہوتی ہے۔

مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَلْقَى اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ غَدًا فَلْيُحَافِظْ عَلَى الصَّلَوٰتِ الْخَمْسِ حَيْثُ يُنَادٰى بِهِنَّ (طس ابن عمر)

جس شخص کو منظور ہو کہ اللہ تعالے سے وہ خوش ہو کر مسلمانی حالت پر ملے تو وہ ان پانچون نماز ونکی حفاظت کرے اور اذان کے ساتھ ہی حاضر ہو جائے۔

اِذَا نَزَلَتِ الرَّحْمَةُ عَلٰى اَهْلِ الْمَسْجِدِ بَدَاَتْ بِالْاِمَامِ ثُمَّ اَخَذَتْ يَمِيْنًا ثُمَّ عَطَفَتْ عَلَى الصُّفُوْفِ

جب مسجد کے لوگوں پر رحمت باری نازل ہوتی ہی تو پہلے امام پر پھر سیدھے صف کیطرف پھر تمام صفون پر نزول رحمت کا ہوتا ہی۔

حِيْنَ يَخْرُجُ الرَّجُلُ مِنْ بَيْتِهٖ اِلٰى مَسْجِدِهٖ فَرِجْلٌ تَكْتُبُ حَسَنَةً وَرِجْلٌ تَمْحُوْ سَيِّئَةً (ابو ہریرہ)

جب آدمی گہر سے نکل کر مسجد جاتا ہی تو اوسکی ہر قدم پر ایک نیکی لکھی جاتی ہی اور ایک برائی مٹائی جاتی ہے۔

اَلْاِخْتِلَافُ اِلَى الْمَسَاجِدِ رَحْمَةٌ وَالْاِجْتِنَابُ عَنْهَا نِفَاقٌ۔ (دیلمی ابن عباس)

مسجد میں بار بار آنا رحمت ہے اور مسجد میں آنے سے کنارہ کشی کرنا نفاق ہے۔

مَنْ اَدْمَنَ الْاِخْتِلَافَ اِلَى الْمَسَاجِدِ اَصَابَ اَخًا مُسْتَفَادًا فِي اللّٰهِ اَوْ عِلْمًا مُسْتَطْرَفًا اَوْ كَلِمَةً تَدُلُّ عَلَى الْهُدٰى اَوْ اُخْرٰى تَصُدُّهٗ

جو شخص ہمیشہ مسجدونکی طرف آتا جاتا ہی یا تو اوسے بھائی مسلمانوں سے کسی قسم کا فائدہ دینی حاصل کرتا ہی یا کوئی علمی نیا مسئلہ اوسکو ملتا ہی یا کوئی ہدایت کی بات اوسکی رہبری کرتی ہی

عَنِ الوری او رحمة منتظرة او يترك الذنوب حياءً وخشيةً ۔ (ط)

یا کوئی ایسی بات اوسکو ملجاتی ہی جس سے وہ ہلاکت سے بچ رہتا ہی یا رحمت باری جس کا انتظار ہی وہ حاصل ہوتی ہی یا ڈر اور شرم سی گناہوں سی باز رہتا ہی ۔

مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ (دیلمی عن ابن عباس) لَمْ يَزَلْ فِيْ صَلٰوةٍ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى بَيْتِهٖ ۔

جو شخص اچھی طرح وضو کر کے مسجد کو جاتا ہی وہ جب تک گھر کو نہ لوٹے نماز ہی میں ہوتا ہی یعنے اوسکو نماز کا ثواب ملتا ہی ۔

عُمَّارُ مَسَاجِدِ اللهِ هُمْ اَهْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ (د انس)

جو اللہ کی مسجدونکو آباد کرتے ہیں وہی اللہ والی لوگ ہیں

مَنْ يَكُنِ الْمَسْجِدُ بَيْتَهٗ ضَمِنَ اللهُ لَهُ الرَّوْحَ وَالرَّحْمَةَ (ابو داود) وَالْجَوَازَ عَلَى الصِّرَاطِ اِلَى الْجَنَّةِ (هب ابو داود)

جس شخص نے مسجد کو اپنا گھر بنالیا یعنے اکثر اوقات مسجد ہی میں رہا اللہ تعالی اوسکی جان اور راحت کا ضامن ہی اور پل صراط پر جنت تک پہونچ جانے کا بھی وہی ضامن ہے ۔

اَلْمَسَاجِدُ بُيُوْتُ اللهِ وَالْمُؤْمِنُوْنَ زُوَّارُ اللهِ وَحَقٌّ عَلَى الْمَزُوْرِ اَنْ يُكْرِمَ زَائِرَهٗ (ک ابن عباس)

مساجد اللہ کے گھر ہیں اور ایماندار لوگ اللہ سے ملاقات کرنیوالے ہیں جس سے ملاقات کیجاتی ہی اوس پر حق ہی کہ ملاقات کرنے والے کا اکرام کرے (یعنے اون پر اپنا فضل و کرم کرے)

لَيَنْتَهِيَنَّ رِجَالٌ عَنْ تَرْكِ الْجَمَاعَةِ اَوْ لَاُحَرِّقَنَّ بُيُوْتَهُمْ ۔ (اسامه)

جماعت کی چھوڑ دینے سے لوگ باز رہیں ورنہ مین اونکے گھرون کو جلادون گا ۔

۲۸ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ يَمْشِيْ بِطَرِيْقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيْقِ فَاَخَّرَهٗ فَشَكَرَ اللهُ لَهٗ فَغَفَرَ لَهٗ ثُمَّ قَالَ الشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ الْمَطْعُوْنُ وَالْمَبْطُوْنُ وَالْغَرِيْقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيْدُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَقَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا

ابو ہریرہ رض سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا ہوا کہ ایک مرتبہ ایک شخص ایک رستہ سے جارہا تھا اوسنے راستہ میں کانٹونکی ٹہنی دیکھی اوسکو سرکادیا اللہ تعالی کو اوس کا یہہ کام بہت پسند آیا اللہ تعالی نے اوسکو بخشدیا پھر آپنے فرمایا شہید پانچ ہیں (۱) جو طاعون سے مرا (۲) جو پیٹ کی عارضہ سے مرا (۳) جو ڈوب کر مرا (۵) جو اللہ کی راہ میں مارا جا

اِلَّا اَنْ یَسْتَہِمُوْا عَلَیْہِ لَاسْتَہَمُوْا عَلَیْہِ وَلَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا فِی التَّہْجِیْرِ لَاسْتَبَقُوْا اِلَیْہِ وَلَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا فِی الْعَتَمَۃِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْہُمَا وَلَوْ حَبْوًا

اور آپنے فرمایا اگر لوگونکو معلوم ہو جاۓ جو ثواب اذان اذان سنکر مسجد میں پہلے آنیکا ہی اور جو ثواب پہلے صف میں شریک ہونیکا ہی پھر قرعہ ڈالے بغیر اس ثواب کو حاصل نہ کر سکیں تو اوسکے لئے قرعہ ڈالیں گے اور اگر اونکو معلوم ہو جائے کہ ظہر کی نماز میں جلدی جانہیں کیا ثواب ہے تو گھٹنوں کے بل گھسٹتے ہوے جائیں۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَۃٌ یُظِلُّہُمُ اللّٰہُ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّہٗ اَلْاِمَامُ الْعَادِلُ وَشَابٌّ نَشَأَ فِیْ عِبَادَۃِ اللّٰہِ وَرَجُلٌ قَلْبُہٗ مُعَلَّقٌ فِی الْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللّٰہِ اجْتَمَعَا عَلَیْہِ وَتَفَرَّقَا عَلَیْہِ وَرَجُلٌ طَلَبَتْہُ امْرَءَۃٌ ذَاتُ مَنْصَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰہَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ اِخْفَاءً حَتّٰی لَا تَعْلَمَ شِمَالُہٗ مَا تُنْفِقُ یَمِیْنُہٗ وَرَجُلٌ ذَکَرَ اللّٰہَ خَالِیًا فَفَاضَتْ عَیْنَاہُ۔ (مشکوۃ)

ابوہریرہ رض سے مروی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات آدمیوں کو اللہ تعالی قیامت کی دن اپنی سایہ میں رکھیگا جسدن اوس کے سایہ کے سوا اور کہیں سایہ نہیں ملیگا (۱) ایک تو انصاف کرنیوالا حاکم (۲) وہ جوان جو جوانی پوری اپنی اللہ کی یاد میں گذاری (۳) وہ شخص جسکا دل مسجد میں لگا ہوا ہی یعنے ایک نماز پڑھکر دوسری نماز کیلئے پھر مسجد میں جانیکا اوسکو خیال لگا ہوا ہی (۴) وہ دو آدمی کہ جنھوں نے اللہ ہی کیلئے دوستی رکھی اور اوسی دوستی پر مرے (۵) اور وہ مرد جسکو خوبصورت مالدار عورت نے بری کام کے لئے بلایا ہو اوس نے کہا میں اللہ سے ڈرتا ہوں (۶) وہ مرد کہ جس نے اللہ کی راہ میں ایسا چھپا کر صدقہ دیا کہ داہنے ہاتھ کی خبر بائیں ہاتھ کو نہیں ہوی (۷) وہ مرد کہ جس نے اکیلے میں اللہ کو یاد کیا اور اوسکے خوف سے رو دیا

مَا مِنْ ثَلٰثَۃٍ فِیْ قَرْیَۃٍ وَلَا بَدْوٍ لَا تُقَامُ فِیْہِمُ الصَّلٰوۃُ اِلَّا اسْتَحْوَذَ عَلَیْہِمُ الشَّیْطَانُ فَعَلَیْکُمْ بِالْجَمَاعَۃِ فَاِنَّمَا یَاْکُلُ الذِّئْبُ الْقَاصِیَۃَ۔ (ابوداود)

تین آدمی جس بستی میں ہوں اوسمیں ضرور ہی کہ نماز جماعت کے ساتھ قایم کیجاۓ اگر ایسا نہ کیا جائیگا تو شیطان اونپر غالب ہو جائیگا پس لازم پکڑو جماعت کو کیونکہ بھیڑیا اوس بکری کو کھالیتا ہے جو مندے سے الگ ہو جاتی ہے۔

مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَارِغًا صَحِیْحًا

جو شخص اذان سنے اور وہ فراغت سے صحیح اور تند

فَلَمْ يُجِبْ فَلَا صَلٰوةَ لَهٗ ۔ (ق ابی موسیٰ)

بیٹھا ہوا اور پھر نماز میں نہ آوے تو اوسکی نماز نہیں ۔

اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ اَسْوَاقُهَا ۔ (ابوہریرہ)

سب سے زیادہ پیارے اللہ کے پاس شہروں میں وہ مقام ہیں کہ جنمیں مسجدیں ہیں اور سب سے برے مقام اللہ کے پاس بازار ہے ہیں ۔

پاس وہ مقام ہیں جو بازار ہیں ۔

۳۵ رِيَاضُ الْجَنَّةِ الْمَسَاجِدُ (ابو الشیخ ابی ہریرہ)

جنت کے چمن مساجد ہیں ۔

مَنْ اَخْرَجَ اَذًى مِنَ الْمَسْجِدِ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ ۔ (ابوسعید)

جسنے مسجد سے اذیت کی چیز (عام اس سے کہ کچرا ہو یا اور کوئی چیز) دور کردی اللہ تعالیٰ اوسکے لئے جنت میں گھر بنائے گا ۔

اِذَا رَاَيْتُمُ الرَّجُلَ يَعْتَادُ الْمَسْجِدَ فَاشْهَدُوْا لَهٗ بِالْاِيْمَانِ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۔ (ت ابی سعید)

جس شخص کو تم دیکھو کہ وہ مسجد کی خبرگیری کرتا ہے تو اوسکے حق میں گواہ ہو جاؤ کہ وہ مومن ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ مسجدوں کو اللہ کے وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور آخرت پر ایمان لاتے ہیں ۔

اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُسَلِّمْ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ ۔

جو شخص مسجد میں آوے تو پہلے سلام کرے اور کہے (اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ) اے اللہ رحمت کے دروازے کھول دے اور جو شخص مسجد سے نکلے تو کہے (اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ) یعنی اے اللہ تو ہمارے لئے فضل کے دروازے کھول دے ۔

اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسْ حَتّٰى يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ ۔ (ابوہریرہ)

جو شخص مسجد میں داخل ہو جب تک وہ دو رکعتیں نہ پڑھ لے نہ بیٹھے ۔

نَهٰى عَنِ الشِّرَاءِ وَالْبَيْعِ فِي الْمَسْجِدِ وَاَنْ يُنْشَدَ فِيْهِ ضَالَّةٌ وَاَنْ يُنْشَدَ فِيْهِ شِعْرٌ نَهٰى عَنِ التَّحَلُّقِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں خرید و فروخت کرنے سے اور گمی ہوی چیز کو پکار پکار کر مانگنے سے اور اوس میں اشعار پڑھنے سے اور جمعہ کے دن قبل نماز جمعہ کے حلقہ بنکر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے ۔ (حمد ابن عمر)

اَلضِّحْكُ فِی الْمَسْجِدِ ظُلْمَةٌ فِی الْقَبْرِ (فر انس) مسجد میں ہنسنا قبر میں ظلمت پیدا کرتا ہے۔
اَلْبُصَاقُ فِی الْمَسْجِدِ خَطِیْئَۃٌ وَّ کَفَّارَتُھَا دَفْنُھَا۔ (طب عن انس) مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اوس کا کفارہ دفن کرنا ہے۔

تَعَاھَدُوْا نِعَالَکُمْ عِنْدَ اَبْوَابِ الْمَسَاجِدِ۔ (طب عن انس) اپنے جوتوں کی حفاظت مسجد کے دروازوں پر کرو۔

متعدد آیات قرآنی اور احادیث نبوی سے جماعت اور مسجد کی فضیلت ثابت ہوتی ہے اور جماعت سے نماز پڑہنے کا تاکیدی حکم ملتا ہے پھر افسوس ہے کہ ہم مسلمان انہوں کو سنی کہیں لیکن اس تاکیدی سنت سے غافل رہیں چنانچہ شرح وقایہ میں جو عبارت متعلقہ جماعت ہے ناظرین کو پیش کیجاتی ہے (اَلْجَمَاعَۃُ سُنَّۃٌ مُؤَکَّدَۃٌ وَھُوَ قَرِیْبٌ مِنَ الْوَاجِبِ) یعنی جماعت سنت موکدہ ہے جو واجب کے قریب ہے اور اوس کے حاشیہ پر لکہا ہے (اَلْجَمَاعَۃُ تُشْبِہُ الْوَاجِبَ فِی الْقُوَّۃِ لِقَوْلِہٖ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَلْجَمَاعَۃُ سُنَّۃٌ مِنْ سُنَنِ الْھُدٰی لَا یَتَخَلَّفُ عَنْھَا اِلَّا مُنَافِقٌ وَ مِثْلُ الْوَاجِبِ وَ تَسْمِیَتُھَا سُنَّۃً لِوُجُوْبِھَا بِالسُّنَّۃِ ھٰذَا عِنْدَنَا وَعِنْدَ الشَّافِعِیِّ فَرْضُ کِفَایَۃٍ وَعِنْدَ بَعْضِ اَصْحَابِ الشَّافِعِیِّ وَالْکَرْخِیِّ وَالطَّحَاوِیِّ وَفِیْ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ فَرْضُ عَیْنٍ۔ یعنی جماعت سے نماز پڑہنا واجب کے قریب ہے کیونکہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سنت ہدایت میں سے وہ بہی ایک سنت ہے اور اس سنت سے وہی الگ ہے گا جو منافق ہے اور اور بعض کہتے ہیں کہ فرض ہے اوسکو سنت اسوجہ سے کہتے ہیں کہ اوس کا وجوب سنت سے ہے اور امام شافعی کے پاس فرض کفایہ ہے۔ اور بعض شوافع اور امام کرخی اور طحاوی اور امام احمد حنبل کے پاس فرض عین ہے۔ امام حسن بصری رح فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص کی ماں کسی ضروری کام کے لیے عشا کی نماز جانیسے روکے تو اوس کا کہنا نہ مانے حالانکہ اطاعت والدین واجب ہے۔ اسود بن زید نخعی جب ایک مسجد میں جماعت نہ ملتی تو دوسری مسجد کو جاتے۔ انس بن مالک ایک مسجد میں آئے جہاں جماعت ہو چکی تہی اوہوں نے پہر اذان دی اور تکبیر کہی اور جماعت سے نماز پڑہی۔ حاتم اصم رح کہتے ہیں کہ ایک دن مجھ سے جماعت کی نماز فوت ہوگئی تو صرف ابو اسحق بخاری نے مجھے تعزیت دی اگر میرا بچہ مرجاتا تو سات ہزار آدمی تعزیت دیتے افسوس کہ نماز کیلئے ایک ہی آدمی نے تعزیت دی گویا لوگوں کے پاس

دین کی مصیبت دنیا کی مصیبت کی نظر کرتے آسان ہی حالانکہ ایسا نہیں چاہئیے بلکہ دین کی مصیبت کو سب سے زیادہ مصیبت سمجھنا چاہئیے۔ میمون بن مہران نے ایکدن مسجد میں دیکھا کہ لوگ نماز پڑھکر چلے گئے تو آپنے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا حضور اکرم کا ارشاد ہے کہ جو شخص چالیس دن جماعت سے نماز پڑھے اس طرح پر کہ تکبیر اولی فوت نہو تو اوسکو دو براتیں حاصل ہونگیں ایک نفاق اوسکے دل سے جاتا رہیگا دوسرے وہ دوزخ کی آگ سے بچالیا جائیگا ایک روایت آیا ہی کہ اوسکے سب گناہ معاف ہو جائینگے جب قیامت کا دن ہوگا تو بعض لوگ ایسے ہونگے کہ اونکے چہرے مثل ستاروں کے چمکتے ہونگے فرشتے اونسے سوال کرینگے کہ کونسے اعمال تمھارے ایسے ہیں کہ جسکی وجہ سے تمھارے چہرے ایسے چمکتے ہیں وہ کہینگے کہ ہم اذان سنتے ہی طہارت کے لیے طیار ہو جاتے پھر اور لوگ ایسے ہونگے کہ جنکے چہرے مثل چاند کے روشن ہونگے اونسے پوچھا جائیگا تو وہ کہیں گے کہ ہم قبل از وقت نماز کے وضو کر لیتے اور نماز کیلئے طیار ہو جاتے پھر تیسری قسم کے لوگ آئینگے اونکے چہرے مثل آفتاب کے چمکتے ہونگے اونسے پوچھا جائیگا تو وہ کہینگے کہ ہم اذان مسجد میں آکر سنتے تھے سلف صالحین کا یہ معمول تھا کہ جسکی تکبیر اولی جماعت کیساتھ فوت ہوتی تو تین روز تک اوسکو تعزیت دیتے اور جسکی جماعت ایک وقت کی فوت ہوتی تو سات روز تک اوس کو تعزیت دیتے ہ۔

اون عذرات کا ذکر جن سے جماعت کی حضوری معاف ہو سکتی ہے

بعض کاہل اشخاص عجیب عجیب عذرات جماعت میں حاضر ہونیکے لیے پیش کرتے ہیں حالانکہ فتاوی عالمگیری میں جو عذرات قابل مقبول ہیں وہ یہ ہیں۔ ان کے سوا اور کسی قسم کا عذر قابل قبول نہیں ہو سکتا (۱) بیمار ہونا (۲) لنگڑا ہونا (۳) اپاہج ہونا (۴) ایسا معذور ہونا کہ جس سے چل نہ سکے (۵) بہت بوڑھا ہونا کہ جس سے چل نہ سکے (۶) بارش کی کثرت (۷) اندھیری رات کہ جسمیں رستہ مل نہ سکے (۸) خوف دشمن یا درندہ ایسا ہو کہ اگر نکلے تو مار کھا لے (۹) مسافر ہو کہ اگر جماعت سے نماز پڑھتا ہے تو قافلہ چلا جاتا ہے (۱۰) بھوک کی ایسی شدت ہی کہ اگر جماعت سے نماز پڑھے گا تو کھانا نہیں ملیگا کھانے سے فارغ ہو کر آئے (۱۱) مال کی حفاظت میں ہو کہ اگر چھوڑ کر چلا جاوے گا تو چور لیجاویں گے۔

جماعت سے نماز ادا کرنے میں دینی اور دنیوی کسقدر فائدے ہیں

پہلا فائدہ جو سب سے بڑا جماعت سے نماز پڑھنے میں ہے وہ یہ ہے کہ پانچوں وقت قانون الٰہی کی یاد دہانی ہوتی ہے اور جو کچھ وساوس شیطانی اور خواہشات نفسانی ہیں وہ کلام ربانی کے سننے سے دور ہو جاتی ہیں بشرطیکہ قرآن کو سمجھکر سنے اور پڑھے ورنہ یوں صرف زبان سے بڑبڑا لینے اور معنے نہ سمجھنے سے سوا اسکے کہ حروف کی ادائی کا ثواب ملے معتد بہ نفع نہیں مل سکتا (۲) دوسرا فائدہ یہ ہے کہ جب بارگاہ احدیت میں سب یکساں دست بستہ کھڑے ہوتے ہیں تو ہر شخص کے نفس کی سرکوبی ہوتی ہے مالداروں کو اپنے مال کی وجہ سے جو ایک طرح کی نخوت پیدا ہو گئی تھی اور علما اور عباد اور زہاد کو علم اور زہد اور عبادت کی وجہ سے جو ایک طرح کی انانیت پیدا ہو گئی تھی وہ جاتی رہتی ہے کیونکہ بارگاہ خداوندی میں از راہ عبودیت سب یکساں ٹھہرتے ہیں (۳) تیسرا فائدہ ہے کہ ہر ایک مسلمان دوسرے مسلمان سے ملتا ہے ایک کو دوسرے سے انسیت اور الفت پیدا ہو جاتی ہے اور ایک کو دوسرے سے نفع حاصل کرنیکا موقع ملتا ہے غریب مالدار سے جاہل عالم سے طالح صالح سے غیر عابد عابد سے نفع پاتا ہے (۴) چوتھا فائدہ یہ ہے کہ جتنی دیر مسجد میں بیٹھا رہے یاد الٰہی میں لگا رہتا ہے اپنے کو لہو و لعب سے دور یاد الٰہی سے مسرور پاتا ہے (۵) پانچواں فائدہ یہ ہے کہ تنہائی سے جو ایکطرح کی وحشت پیدا ہو جاتی ہے وہ مبدل بانست ہو جاتی ہے (۶) چھٹا فائدہ تبادلہ خیالات ہے یعنے جب دو سر ایسے ملیں گے تو صحیح خیالات کا اثر دوسروں پر پڑیگا اور غلط اوہام اور غیر صحیح باتیں جو ذہن میں محض ٹہان لیں گئیں ہیں وہ دور ہو جاویں گیں غرضکہ جماعت سے نماز ادا کرنے میں صدہا قسم کے فائدے ہیں جنکی تفصیل اس مختصر رسالہ میں نہیں ہو سکتی افسوس یہ ہے کہ غیر اقوام اپنے فرایض مذہبی کے ادا کرنے میں ایسے سرگرم نظر آئیں کہ ادہر گرجا میں گھنٹے کی آواز ہوی اور اُدہر شوالوں میں ناقوس کی صدا ہوی برق تیز رفتار کی طرح گرجاؤں اور شوالوں میں آدھمکے اور اپنے فرایض مذہبی میں سرگرم ہوگئے اور یہاں مسلمانوں کی یہ حالت کہ ادہر اذان برابر ہوتی ہے اور اللہ اکبر کی صدا برصدا بلند کی جاتی ہے کانوں کان تک خبر نہیں ہوتی صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ کے مصداق بنے ہوے ہیں گھروں میں گل خپ اڑ رہی ہے مشاغل دنیوی سے

اسقدر فرصت نہیں ملتی کہ پانچون وقت تو کیا ایک وقت کی نماز بھی جماعت سے ادا کیجائے پھر اگر پوچھا جائے تو مسلمانی کا دعویٰ معلوم نہیں کہ اسلام صرف زبان سے کلمہ شہد کے کہنے کا نام ہے یا اسلام کسی کام کے بجالانے کا بھی حکم کرتا ہے اگر یہی ہے تو صرف نام کے مسلمان ہیں کام کے نہیں خدا جانے ہم کام کے مسلمان کب بنین گے اس واسطے ہم نے یہہ مختصر رسالہ نام کے مسلمانون کو کام کے مسلمان بنانیکے لئے لکھا ہے اللہ تعالیٰ توفیق دے کہ ہم کام کے مسلمان بنین اور اپنے فرایض مذہبی کی بجا لانے میں سرگرم ہو جائیں۔ اَللّٰھُمَّ اَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِنَا وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِنَا وَاھْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّوْرِ وَجَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَاظَھَرَ مِنْھَا وَمَا بَطَنَ وَبَارِكْ لَنَا فِیْ اَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُلُوْبِنَا وَاَزْوَاجِنَا وَذُرِّیَّاتِنَا وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ؏

جماعت کی مختصر احکام بطریق فقہ حنفیہ

امام کیلئے چھ شرطین ضرور ہیں۔ اسلام۔ بلوغ۔ سلامتی عقل۔ مرد ہونا۔ نکسیر سلسل بول اور توتلا پن وغیرہ عذرات سے سلامت ہونا۔ طہارت وستر عورت وغیرہ شرایط نماز کا موجود ہونا۔ امامت کیلئے وہ شخص زیادہ مناسب ہے جو نماز کے احکام بخوبی جانتا ہو پھر وہ شخص جو قرآن اچھی طرح پڑھ سکتا ہو۔ پھر سب سے زیادہ پرہیزگار پھر عمر میں بڑا۔ پھر وہ شخص کہ جسے عام لوگ امامت کیلئے پسند کریں۔ ایسے شخص کو جس سے لوگ نفرت کرتے ہیں یا ایسے نابینا کو جو نجاست بخوبی دور نہ کرسکتا ہو امام بنانا مکروہ ہے۔ مردون کو عورت یا نابالغ بچہ یا ہیجڑے کا امام بنانا درست نہیں۔ قرأت پڑہنے والے کو امی کے پیچھے اور کپڑے والے کو ننگے کے پیچھے اور رکوع اور سجود کرنیوالے کو اشارہ سے پڑہنے والے کے پیچھے اور فرض پڑہنے والے کو نفل پڑہنے والے کے پیچھے اقتدا کرنا درست نہیں۔ اسی طرح ایک وقت کی فرض نماز پڑہنے والا دوسری وقت کی فرض پڑہنے والے کو اپنا امام بنا نہیں سکتا۔ جاری نکسیر والے اور سلسل البول والے کے پیچھے تندرست کی نماز درست نہیں۔

باوضو تیمم والے کو۔ پاؤں دہونیوالا مسح کرنے والے کو کھڑا ہوکر نماز پڑہنے والا بیٹھ کر پڑہنے والے کو اور نفل پڑہنے والا فرض پڑہنے والے کو اپنا امام بنا سکتا ہے۔

سب سے پہلے صفوں میں مرد بالغ کھڑے ہوں۔ ان کے بعد لڑکے ان کے بعد خنثے پھر عورتیں لڑکے عورتیں وغیرہ ملکر نہ کھڑے ہوں۔ نمازی صفیں سیدھی باندھیں اور اسطرح ملکر کھڑے ہوں کہ درمیان میں خالی جگہ نہ رہے پہلے اگلی صفوں کا پر کرنا لازمی ہے۔ امام کو چاہئیے کہ نماز شروع کرنے سے پہلے مقتدیوں کو برابر صف باندہنے اور ملکر کھڑا ہونے اور دونوں طرف برابر صف رکھنے کا حکم دے۔

مقتدی ایک ہو تو امام کے داہنے طرف کھڑا ہو کوئی اور آجائے تو مقتدی کو پیچھے ہٹائے اور دونوں امام کے پیچھے کھڑے ہوں اگر پیچھے کافی جگہ نہو تو امام آگے بڑہ جاوے۔

امام ظہر اور عصر کی نماز میں قرأت آہستہ پڑہے۔ اور جمعہ عیدین۔ تراویح۔ اور اوسکے بعد وتر اور فجر کی نماز اور مغرب اور عشا کی پہلی دو رکعتوں میں قرأت آواز سے پڑہے مگر مقتدی وتر میں دعاے قنوت کے سوا کسی نماز کے قیام میں کچھ نہ پڑہے۔ البتہ سری نماز میں مقتدی کو سورۂ فاتحہ پڑہنیکی اجازت ہے۔

سنت یہ ہے کہ فجر اور ظہر میں سورۂ حجرات سے سورۂ بروج تک کوئی ایک سورت پڑھیں۔ عصر اور عشا میں سورۂ بروج سے سورۂ بینہ تک اور مغرب میں سورۂ بینہ کے بعد کوئی ایک سورت۔ عبادت کے طور پر قرأت جسقدر سنت ہے اوس مقدار سے بڑہا سکتے ہیں مگر امام کو چاہئیے کہ مقتدیوں کی طاقت اور فراغت کا لحاظ رکھے ایسا نہ ہوے کہ قرأت طویل سے بوڑھے یا بیمار مقتدی کو تکلیف ہو یا کام کاج کرنے والے پر کسی قسم کا حرج ہو۔

امام کی نماز فاسد ہو جائے تو مقتدی بھی پھر نماز پڑہیں۔ اگر مقتدی کو معلوم ہو کہ امام کا کپڑا یا بدن نجس ہے تو اس حالت میں مقتدی کی نماز اوس کے پیچھے درست نہیں۔

اگر جماعت میں کوئی عورت کسی مرد سے بالکل اوس سے ملکر کھڑی ہو اور دونوں تکبیر تحریمہ میں ملکر شریک ہوں تو مرد کی نماز فاسد ہو جائیگی بشرطیکہ امام نے عورت کے مقتدی ہونیکی نیت کی ہو اگر نیت نہیں کی تو عورت کی نماز فاسد ہو جائیگی مرد کی نہیں۔

نماز میں حدث

وضو کے ٹوٹ جانے کو حدث کہتے ہیں۔ اگر اکیلے یا امام کے پیچھے نماز پڑھتے وقت وضو ٹوٹ جائے تو وضو کر کے اوس نماز کو پورا کریں۔ اگر امام کا وضو نہ رہے تو وہ مقتدیوں میں سے کسی کو خلیفہ کرے اور خود وضو کر کے خلیفہ کے پیچھے اپنی نماز پوری کرے اسی طرح مقتدی کو وضو کر کے پھر جماعت میں داخل ہو جانا چاہیئے۔

اگر خلیفہ نماز سے فارغ ہو چکا ہو تو پہلا امام یا مقتدی جسکا وضو ٹوٹ گیا ہو اوسے چاہیئے کہ یا تو وضو کی جگہ پر نماز پوری کرے تاکہ نماز کی حالت میں زیادہ آمد و رفت نہ کرنی پڑے یا اپنی پہلی جگہ پر آکر پڑھے تاکہ نماز جس جگہ پر شروع ہوی تھی وہیں ختم ہو۔ اسی طرح اکیلے پڑھنے والے کو اختیار رہے کہ خواہ وضو کی جگہ پر نماز پڑھے یا پہلی جگہ پر آنکر۔

جماعت میں ملنا

اگر کوئی شخص فجر یا مغرب کی فرض نماز اکیلے شروع کرے پھر جماعت ہونے لگی تو اوسی نماز توڑ کر جماعت کے ساتھ شامل ہونا چاہیئے۔ مگر شرط یہ ہے کہ وہ ایک رکعت سے زیادہ نہ پڑھ چکا ہو ورنہ اکیلے ہی نماز پوری کرے۔

اگر ظہر یا عصر یا عشا کی نماز شروع کرنیکے بعد جماعت ہونے لگی تو سجدہ سے پہلے نماز توڑ کر جماعت میں ملجانا چاہیئے۔ اگر سجدہ کر لیا تو دوسری رکعت پوری کر کے سلام پھیرے اور جماعت میں ملجاوے۔ اگر تین رکعتیں پڑھ چکا ہو تو اکیلے ہی نماز پوری کرے بعدہ جماعت کے ساتھ ملکر نفل پڑھے مگر عصر کے وقت نہ پڑھے۔

جماعت ہو رہی ہو تو اوسی رکن میں ملجانا چاہیئے جسمیں امام ہو امام کے ساتھ رکوع میں شامل ہونے سے ایک رکعت ملجاتی ہے بشرطیکہ اتنا وقت ملجائے کہ ایک تسبیح کہہ سکیں۔

جب امام سلام پھیر چکے تو کھڑے ہو کر اپنی فوت شدہ رکعتیں پوری کرے۔

ظہر اور عصر اور عشا کی پہلی چار سنتیں جماعت کے ساتھ ملنے کیلیئے چھوڑ دینے چاہیئے پھر فرضوں سے فارغ ہو کر ظہر کی سنتیں قضا کی جائیں باقی کسی نماز کی نہیں۔ فجر کی نماز میں اگر یہ امید ہو کہ سنتیں پڑھ لینے کے بعد جماعت کیساتھ کم سے کم قعدہ ملجاوے گا تو سنتیں پہلے ضرور پڑھ لینی چاہیئے اگر سنتیں پڑھنے کی صورت میں قعدہ ملنے کی امید نہ ہو تو اونھیں چھوڑ دینا چاہیئے مگر پھر آفتاب نکلنے تک قضا نہ پڑھیں سورج کسی قدر

بلند ہونے کے بعد دوپہر سے پہلے پڑھ لیں۔
مسجد میں آذان ہو جائے تو کسی دوسری جگہ کی منتظم یا امام کے سوا کسی اور مسلمان کو نماز پڑھے
بغیر مسجد سے نکلنا مکروہ ہے۔

سجدہ سہو

نماز کا کوئی فرض رہجائے تو نماز نہیں ہوتی پھر پڑھنی چاہئے۔ اگر واجبوں میں سے ایک یا کئی واجب رہجاویں یا کوی واجب آگے پیچھے ہو جاوے یا کوئی فرض زیادہ ہو جاوے یا چار رکعت نماز میں پہلا تشہد دو مرتبہ پڑھ لیں یا درود شریف اوسکے ساتھ ملا لیں اور اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ یا اس سے زیادہ پڑھ لیں یا امام جہر کی نماز میں آہستہ پڑھے یا آہستہ والی میں جہر کرے تو سجدہ سہو کرنا واجب ہے ورنہ نماز کامل نہیں ہوتی۔
اگر فرض نماز میں پہلا قعدہ یاد نہ رہے اور تیسری رکعت کیلئے اُٹھتے اُٹھتے یاد آجائے تو اگر نیچے کا آدھا دھڑ بھی سیدھا نہیں ہوا تو فوراً قعدہ کیلئے بیٹھ جانا چاہئے سجدہ سہو واجب ہوگا اگر نیچے کا آدھا دھڑ سیدھا ہوگیا تو قیام میں چلے جانا چاہئے اور سجدہ سہو کے ساتھ نماز ختم کرنی چاہئے قیام چھوڑ کر قعدے میں آنا برا ہے مگر سجدہ سہو پھر بھی لازم ہوگا۔ نفل نماز میں قعدے میں آجانا اور سجدہ سہو کرنا چاہئے۔
اگر اخیر قعدہ یاد نہ رہے اور قیام میں چلے جائیں تو سجدے سے پہلے پہلے جب یاد آجائے فوراً بیٹھ کر سجدہ سہو سے نماز پوری کرنی چاہئے اگر پانچویں رکعت کا سجدہ بھی کر لیا تو فرض نماز پھر پڑھنی چاہئے اسکی چار رکعتیں نفل ہونگی اور ایک رکعت رائگاں گئی ہاں چھٹی رکعت اور ساتھ ملائیجائے تو چھ کی چھ نفل ہو جاویں گی۔
چار رکعت کی جگہ پانچ یا چھ رکعت پڑھنے سے فرض نماز اوس صورت میں نفل ہوگی کہ چوتھی رکعت کے بعد قعدہ نہ کیا ہو اگر قعدہ کیا ہو تو چار رکعت نماز فرض ہے باقی ایک رکعت پڑھی تو رائگان گئی دو پڑھیں تو دونوں نفل ہوگئیں۔
اگر نماز پڑھنی ہوی اسا تمیں شک پیدا ہو کہ کے رکعتیں پڑہیں تو جدہر زیادہ خیال پلٹے اوسکو صحیح سمجھے

اوس کے موافق نماز پوری کرے سجدۂ سہو کی ضرورت نہیں اگر کسی طرف زیادہ خیال نہ جائے تو کم رکعتوں کا خیال کر کے سجدہ سہو کے ساتھ نماز پوری کرے۔

سجدہ سہو کا طریق یہ ہے کہ آخری قعدہ میں صرف تشہد پڑھکر دائیں طرف سلام پھیرے اور دو سجدے کر کے قعدہ کریں اور تشہد اور درود شریف پڑھکر سلام پھیریں۔

مقتدی کی غلطی سے کسی پر سجدہ لازم نہیں آتا مگر امام کے سہو سے سب پر سجدہ لازم ہے اگرچہ کوئی مقتدی سہو ہونیکے بعد ہی شریک ہوا ہو۔ اگر کئی سہو ہو جاویں تو اون کے لئے ایک بار ہی دو سجدے کافی ہیں۔

جب سجدۂ سہو واجب ہو تو پہلا سلام پھیرنے سے نمازی نماز سے نہیں نکلتا خواہ دونوں طرف سلام پھیرے۔ اس لئے مقتدی سجدۂ سہو میں بھی شامل جماعت ہو سکتا ہے۔

یہ مختصر مسائل متعلقہ جماعت لکھ دی گئی ورنہ پورے احکام نماز کے مبسوط کتابوں میں درج ہیں دیکھ لیجئے۔

راقم آثم

ابو البرکات محمد عبید اللہ مولوی فاضل۔

نظم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے خدا ہے یہ سب جہان تیرا
ہے زمین تیری آسماں تیرا

سب ہیں تجھ سے نہیں کوئی تجھ سا
سب ہیں تیرے تو ہی ہے رب سب کا

فرض ہم پر تیری عبادت ہے
وجہ تسکین تیری طاعت ہے

کیا کسی سے ہو تیرا شکر ادا
نعمتیں تو نے کیسی کی ہیں عطا

جان دی عقل دی دیا ایمان — تیرے احسان پہ جان و دل قربان
دین کی ہو رہی ہے بربادی — دے ہدایت کہ ہے توہی ہادی
اپنے بندون کو دے توہی توفیق — تیری توفیق ہووے اونکی رفیق
اپنے دین کا تجھے ہے پاس ضرور — کیا کریں تیرے بندے ہیں مجبور
دیکھ تو کیسی ہو گئی حالت — تیرے محبوب کی ہے یہ امت
اب بہت اس کا بڑھ گیا افلاس — دور کر اس کا اے خدا افلاس
اسی امت کا آگے تھا کیا حال — کم نہ تھا اس کے پاس مال و منال
کیسی اس پر تیری عنایت تھی — سب میں اچھی اسی کی حالت تھی
اب بھی اس پر تو رحم کر مولا — کوئی اس کا نہیں ہے تیرے سوا
لطف تیرا جو ہو سنبھل جاوے — اس پہ جو کچھ بلا ہو ٹل جاوے
ہو سکے نعت مصطفے کس سے — ہم نے جانا خدا کو ہے جس سے
جس کی اللہ خود کرے تعریف — کر سکے اوس کی کیا کوی توصیف
کہے لولاک جس کے حق میں خدا — کر سکے کیا کوئی پھر اوسکی ثنا
وہ نبی جو خدا کا ہو محبوب — کیون نہ ہو قول و فعل اوسکا خوب
ہمکو احکام حق تعالی سے — مومنو مطلع کیا جس نے
اون کے ہم پر ہیں بے شمار احسان — اونپہ دل صدقے اور جان قربان
سرور انس و جان محمدؐ ہیں — باعث کن فکان محمدؐ ہیں
وہ زلیخا یہ حق کے ہیں محبوب — کہان یوسف کہان محمدؐ ہیں
جان ہے تو جہان ہے بیشک — ہیں جہان جسم جان محمدؐ ہیں
پہونچے کیا ظلمت گمان اون تک — نور حق بے گمان محمدؐ ہیں
خوف کیا ہمکو نار دوزخ کا — شافع عاصیان محمدؐ ہیں

ہو گیا تھا مسخر ایک عالم — کیا فصیح اللسان محمدؐ ہیں
ہمکو کیا ڈر عدو سے ایماں کا — ہم پہ جب مہربان محمدؐ ہیں
اب نہ غفلت کرو مسلمانو — یہہ نصیحت ہے تم اسے مانو
ہو رہا ہے ضعیف اب اسلام — لو صباح و مسا خدا کا نام
ترک کرنا نہ تم نماز کبھی — ہے یہہ حکم خدا و حکم نبی
تا نہ پڑ جائے کار دیں میں خلل — واقیموا الصلوۃ پر ہو عمل
کیا بتائیں تمھیں کہ کیا ہے نماز — پیش حق ہے یہہ بندگی و نیاز
توڑتی ہے غرور اور نخوت — اس سے ہوتی خدا سے ہے قربت
ہو کسی وقت جب نماز قضا — دوڑو ایسے میں آ نہ جاے قضا
روز محشر کہ جان گداز بود — اولیں پرسش نماز بود
تم نہ چھوڑو نماز کو زنہار — پڑھو ہر طرح ہو اگر بیمار
اس میں کوئی نہیں ہے دشواری — ترک اس کا ہے موجب خواری
سب میں ہے فجر کی نماز اعلی — اور افضل ہے پھر نماز عشا
ہوتی ہے یہہ منافقوں پر بار — نہیں مومن پہ بار یہہ زنہار
مطلع اس کے اجر سے جو ہو — سر سے چلتا وہ آئے مسجد کو
جس کے دل میں ہو دھیان مسجد کا — روز حشر اوس پہ ہو گا ظل خدا
فرض جتنی نماز ہیں عاقل — وہ جماعت سے ہوتے ہیں کامل
گر نوافل کو اور سنن کو تم — پڑھ لو مسجد میں چاہو گھر میں تم
فایدے تم سے ہم جماعت کے — کہے دیتے ہیں سن لو تم دل سے
گر جماعت سے ہو نماز ادا — ہووے تعمیل حکم رب علا
ہوئیں راضی خدا رسول خدا — الغرض پھر دلوں میں ہوں پیدا

جمع گر چند لوگ ہوں ایک جا — اس میں ہے نفع و فایدہ سب کا
نفع مسکیں کو ہوگا منعم سے — نفع جاہل کو ہوگا عالم سے
ہوئینگے ایک دوسرے سے واقف سب — ہوگا ہر ایک دور رنج و تعب
اس سے صحبت کا ہو اثر بے شک — نفع ہو - دفع ہو ضرر بے شک
صحبت نیک کا اثر ہووے — بری صحبت سے پھر حذر ہووے
دشمنوں کے دلوں میں ہیبت ہو — اور جماعت سے دل کو جمعیت ہو
مسئلے دیں کے ہوئینگے متحمل — مشکلیں ہوئیں گیں تمامی حل
کار دیں اور کام دنیا کے — ایک کے دوسرے سے نکلیں گے
نفع ذاکر سے ہوگا غافل کو — نفع سالک سے ہوگا شاغل کو
گرچہ دل جمع ہووے خلوت میں — جمع ہونگے قلوب جلوت میں
متفق فیہ جو مسائل ہوں — سب مسلمان اوس کے عامل ہوں
درس باب حدیث جاری ہو — شغل و اشغال ذکر باری ہو
بحث آیات و ذکر قرآن سے — ہوویں دل شاد ذکر رحمن سے
مسجد آباد ہو جماعت سے — دیں مضبوط ہو جماعت سے
اس سے اور ہووے بات کیا بہتر — سب جھکائیں خدا کے سامنے سر
ملکے سب التجا کریں اوس سے — پھر بخشش دعا کریں اوس سے
قول ہے یہ حضور اکرم کا — یعنے حضرت نبی صلعم کا
کوئی چالیس دن نماز پڑھے — ہوکے پابند گر جماعت سے
تو نفاق اوس کے دل سے ہوگا دور — نار دوزخ سے وہ بچے گا ضرور
ادکھوا سے یہی ہے بس مطلب — ملکے کیجئے عبادت اوسکی سب
ہے رسول خدا کا یہ ارشاد — کیون نہ ہو جاویں اوسکو سنکر شاد

کہ جماعت سے جو نماز پڑھے — ملتا ہے بیشتر ثواب اسے
اور یہ بھی نبی نے فرمایا — ہے میرے دل کا بس یہی منشا
کہ جماعت سے جو پڑھے نہ نماز — اوس حق میں اس امر کا ہے جواز
گھر سب اوس کا جلا دیا جائیے — یہ سلوک اس سے بس کیا جائے
اور فرمایا یہ بھی حضرت نے — دور سے جو نماز کو آئیے
اور بہر منتظر امام کا ہو — تو ملے گا بہت ثواب اوس کو
اے مسلمانو دن قیامت کے — تم وہان ایسے لوگ دیکھو گے
مثل خورشید اونکے ہیں چہرے — صاف پرنور اور چمکتے ہوے
ہون گے یہ لوگ جو کہ سنتے تھے — مسجدون میں اذانیں جو آ کے
ہان جماعت سے معاف ہے وہ مرد — کہ ہو بیمار لنگ پاؤں میں درد
یاکہ مفلوج یا اپاہج ہو — نہ ہو طاقت بڑھاپے سے جس کو
یاکہ بارش کی خوب ہو کثرت — یا زیادہ ہو بھوک کی شدت
یاکہ ہو خوف دشمن جانی — یا ہو رستہ خراب و تاریکی
یاکہ ہو خوف مال کا اوس کو — گر چلے جاوے وہ جماعت کو
نہیں عذر اور کچھ سوا اس کے — کہ وہ حیلہ کرے جماعت سے
ہیں جماعت کے فاید بےحد ہا — میں کہاں تک کرونگا اونکو ادا
بھائیو کرتے کیوں نہیں طاعت — ایسی کیوں ہے کہو تمھیں غفلت
بہر طاعت ہوے ہو تم پیدا — کرو جو کچھ کہ تم سے ہوے یاد خدا
نہ کرے جو کہ طاعت مولیٰ — کیسا خادم وہ اور بندہ کیا
بندہ مولے کی جب کرے طاعت — اوس سے مولی کو کیوں نہو الفت
سوچو تم کر رہے ہو کیا بھائی — نہیں تمکو خیال رسوائی

عمر اپنی نہ کھو و غفلت میں — نہ گرفتار ہو مصیبت میں
کیا ہی عصیان بڑی مصیبت ہے — اس سے بچتے رہو کہ آفت ہے
دم ہو تم اتفاق کا بھرتے — کیوں نہیں اتفاق تم کرتے
جب عبادت میں اتفاق ہوگا — قومی کاموں میں اتفاق ہووے گا
جب عبادت میں پھوٹ ہوگی — قومی کاموں میں پھوٹ ہوگی
اہل سنت کا دم ہو تم بھرتے — لیک سنت پہ تم نہیں چلتے
کہنے کو کہتے ہو کہ ہیں سنی — لیک سنت سے کرتے ہو گنتی
ایسی سنت پہ کیوں نہیں چلتے — جس کی تاکید کی ہے حضرت نے
اصل سنت پہ جو کرے گا عمل — اہل سنت وہی ہے ایسا قل
اور جماعت کے معنے یہ سمجھو — ہووے اجماع پر عمل اوس کو

تمت

ضروری التماس ۔ اس اسلامی ریاست میں اکثر مساجد ایسی دیکھی گئی کہ جنمیں نماز کا اہتمام اور جماعت کا انتظام بخوبی نہیں کیا جاتا حالانکہ ہر مسلمان پر لازم ہے کہ خود بھی جماعت میں حاضر ہو اور دوسرے مسلمان بھائیوں کو بھی حضوری جماعت کی تاکید کرے مسجدون کی اصل آبادی مسجدونکو نمازیوں سے آباد کرنا ہے اور مساجد کی اصلی زینت قاریان خوش الحان کی قرات اور واعظان خوش بیان کی خوش بیانی ہے اسلئے یہ رسالہ مسلمانون کیلیئے عموماً اور ہر ہر محلہ کے میر محلہ اور متولی مسجد اور پیش امام اور موذن اور خطیب اور واعظ کیلیئے خصوصاً لکھا گیا ہے تاکہ اس رسالہ کو بالاستیعاب ملاحظہ فرما کر اپنے اپنے محلے کے جسقدر مسلمان ہوں انکو مسجد میں جمع کر کے اس رسالہ کے مضامین سنا دیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سنت مطہرہ کو زندہ کریں اور حسب فرمودہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم من احیی سُنّتی عِندَ فسادِ اُمّتی فلہٗ اَجرُ مِائۃ شَہِید ۔ سو شہید کا ثواب حاصل کریں۔

راقم

ابو البرکات محمد عبید اللہ خادم علوم کتاب و سنت

(۱۱۴)